



سوال

(16) ایسا کیوں ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک صحیح حدیث کا مضموم یہ ہے کہ ہر دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دو فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنی راہ میں خرچ کر نیوالوں کو برکت و فضل عطا فرما اور نخل کرنے والوں کو بربادی۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ اس دنیوی زندگی میں عملی طور پر بہت سارے ایسے افراد ملیں گے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی تنگ دامانی نہیں جاتی اور بہت سارے لوگوں سے کام لیتے ہیں اور داد عیش دے رہے ہیں، ایسا کیوں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جس حدیث کا مضموم پیش کیا ہے، وہ ایک صحیح حدیث کا مضموم ہے اور بخاری و مسلم میں اس طرح موجود ہے:

"عَنْ أَبِي بَرِزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُبْضَغُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا لَكَانَ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلَّهِمَّ أَعْظِمْ مُنْفَعًا خَلْقًا وَيَقُولُ الْآخَرُ لِلَّهِمَّ أَعْظِمْ مُرْسًا تَلْفًا"

"ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن جب شر و ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو برکت عطا فرما اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ اے اللہ نخل کے حصے میں بربادی رکھ دے"

اسی مضموم میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ قرآن میں بھی متعدد آیات اسی مضموم کو پیش کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا لَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَا يُخَلِّفُ... ۳۹ ... سورة سبا

"جو کچھ تم خرچ کر رہے ہو اس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے"

سوال کرنے والے بھائی کو اس حدیث کو سمجھنے میں جو غلط فہمی ہوئی ہے وہ یہ کہ انہوں نے برکت اور بربادی کو مال و دولت کی حد تک محدود کر دیا۔ جب کہ برکت کا مضموم محض مال و دولت میں اضافہ اور بربادی کا مضموم محض مال و دولت میں خسارہ نہیں ہے بلکہ اس کا مضموم اس سے وسیع تر ہے۔ برکت کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ برکت کبھی صحت و تندرستی کی شکل میں ملتی ہے تو کبھی نیک اولاد کی شکل میں۔ کبھی مال و دولت کی فراوانی کی صورت میں برکت ہوتی ہے تو کبھی محض معنوی برکت عطا ہوتی ہے مثلاً ہدایت کی



توفیق، سکون قلب اور لوگوں میں عزت و مقبولیت وغیرہ وغیرہ۔ ان سب پر مستزاد وہ اجر ہے جو اللہ نے ان کے لیے آخرت میں تیار کر رکھا ہے۔ برکت کو محض چند سکون میں محصور کر لینا ایک زبردست غلط فہمی ہے۔ یہ سبھی جلتے ہیں کہ ذہنی سکون سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا بُوَيْخِيْرٍ مَّا يَكْتُمُونَ ۝۸ ... سورة لؤنس

”اے نبی! کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں“

اسی طرح بربادی کا مضموم محض مال و دولت میں خسارہ نہیں ہے۔ بربادی کبھی بیماری کی صورت میں آسکتی ہے تو کبھی غیر صالح اولاد کی صورت میں۔ کبھی لوگوں میں نفرت کی صورت میں اور کبھی ذہنی خلفشار کی صورت میں۔ کبھی انسان کو ایسی بے چینی اور خلش لاحق ہو جاتی ہے جو ہزار نعمت کے باوجود مستقل اسے اندر ہی اندر گھلائے جاتی ہے۔ ان سب پر مستزاد وہ عذاب ہے جو اللہ نے اس کے لیے آخرت میں تیار کر رکھا ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ یوسف القرضاوی

احادیث، جلد: 1، صفحہ: 61

محدث فتویٰ